قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا ❊ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا ❊ ہیں ابھی اک نورانی چہرے کے پرستار نہیں ہوں

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت منیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو ❊

چندہ مقامی خریداران (للعہ) ❊ چندہ غیر ممالک (ما) روپیہ

ایڈیٹر ۔ صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب ❊

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

جلد ۲ | مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۴ء ❊ مطابق ۱۷۔ رمضان المبارک ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت خلیفۃ وقت بخیر و عافیت ہیں ۔ ۲۔ معقول ذرایع سے خبر آئی ہے۔ کہ بدر پریس کی ضمانت بجائے تین ہزار کے صرف پانچسو روپے کردی گئی ہے۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اس نے حکام بالادست کو حقیقت حال سمجھا دی اور انہوں نے نہایت مہربانی سے کام لیا ۔ ۳۔ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول مولوی محمد الدین صاحب بی اے نے کشمیر کے سبزہ زار و آب و ہوا کے خوشگوار پر قادیان دارالامان کی رہائش کو ترجیح دی اور واپس آگئے ❊

مہمان

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب پٹیالہ
حکیم رحمت اللہ صاحب ”
خواجہ احمد چک نمبر ۱۳۶ ڈاکخانہ بھلوال
ماسٹر اللہ دیا صاحب مشن سکول ۔ انبالہ
سلطان محمد عبداللہ راجوری ۔ جموں
محمد صدیق صاحب شیخ آباد ۔ لاہور

احمد اللہ صاحب [illegible] جیون
امرتسر ۔ میاں چراغ الدین صاحب
محمد عبداللہ صاحب بھگو ننگل ۔
حکیم محمد حسین صاحب قریشی میاں
محمد امین صاحب سوداگر لاہور
سیشن ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

تازہ خبریں

ڈیلی نیوز کو ڈنمارک سے اطلاع ملی ہے۔ کہ بیس جرمن جہازات بحیرہ شمالی میں یا تو غرق کردیئے یا گرفتار کرلئے گئے ❊ لنڈن ۸ اگست رئیل کروزر نے جرمن سرنگ بچھانے والے جہاز کو آج دوپہر کو غرق کردیا ❊ لائینر جہاز ویرٹہ میں گرفتار کرلیا گیا۔ اس کے بار جہاز کی مالیت اڑھائی لاکھ پونڈ بتائی جاتی ہے ❊

ایک تارپیڈو بوٹ جو جرمن کا معلوم ہوتا تھا آتشگیر مادہ کے بھڑک اٹھنے سے غرق ہوگیا۔ تیس آدمی غرق ہوئے۔

روسی جنگی جہاز اسکاڈ اور جرمن جنگی جہاز ماڈرن دونوں کے دونو دریائی ڈی سکے بسے لڑتے ہوئے غرق ہوگئے ❊

[illegible] جرمن مال یعنی نہایت سرعت سے ساحل کے گرد و نواح میں فراہم ہوتا جاتا ہے۔ ان میں اشیائے خوردنی کی بھی بہت سی مقدار ہے ❊

برسلز ۸۔ اگست۔ فلیورن کے متصل سخت جنگ ہو رہی ہے جرمنوں کو شکست ہوئی اور وہ لیج پر پھر حملہ نہ کرسکے ❊ شاہ البرٹ بلجیم خود فوج بلجین سپاہ کی کمان لینے کے لئے میدان جنگ میں گئے ہیں

لنڈن ۸۔ اگست ۔ جرمن سپاہیوں کے نقصان کی تعداد آٹھ ہزار ہے مزید برآں ان کی سات توپیں بھی ہاتھ آئیں ۔ آٹھ سو زخمی جرمن بجائے [illegible] امیج ۶۔ اگست ۔ بارہ سو زخمی جرمن میدان جنگ سے اٹھائے گئے جرمن لشکر سرنگوں کے رقبہ سے گذرا اور سرنگوں کے اڑنے سے جرمن ہلاک ہوگئے ❊ برسلز ۸۔ اگست۔ ایمج کے میدان جنگ میں ۲۵ ہزار بلجین سپاہ موجود تھی۔ چالیس ہزار جرمن سپاہیوں کے حملوں کو بڑی بہادری سے رد کرتی رہی ❊ بلجین سپاہیوں نے چھ سو جرمن زخمی میدان جنگ سے اٹھائے ❊ لنڈن ۸۔ اگست۔ بلغراد میں کل از سرنو گولہ باری شروع ہوئی ❊ لنڈن ۸۔ اگست ۔ ارل کچنر نے فوج کے ۵ لاکھ اضافہ کی اجازت چاہی ہے ❊ ارل کچنر کو محض فوری ضرورت کی وجہ سے وزیر جنگ مقرر کردیا گیا ہے۔ ورنہ مصر میں ان کا عہدہ ابھی تک بدستور خالی ہے ❊ لنڈن ۸۔ اگست ۔ آئرلینڈ میں ہوم رول کی مخالفت موقوف کردی گئی ہے ❊ ۸۔ اگست۔ جرمنی نے اٹلی کو الٹی میٹم دیدیا ہے کہ اگر تم اپنے معاونوں کی مدد نہ کروگے۔ تو تمہارے ساتھ بھی جنگ شروع کردیجائیگی ❊ ۸۔ اگست۔ آسٹریا ہنگری نے روس کے خلاف اعلان جنگ کردیا ہے ہسپانیہ نے اپنی علیحدگی کا اعلان کردیا ہے ❊ جرمنی جہاز کو انگلستان کو دیا [illegible]

(باہتمام منشی غلام رسول منیجر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پبلشر و پراپرائیٹر کے لئے شایع ہوا ❊)

الاخبار و الآراء

جنگ یورپ

لنڈن ۵۔ اگست ۔ مسٹر اسکوئتھ نے وزارت جنگ سے استعفا دیدیا ہے۔ اور اُن کی جگہ لارڈ کچنر مقرر ہوئے ہیں ◆

لنڈن ۵۔ اگست ۔ امید کیجاتی ہے کہ آئرلینڈ میں اعلان اسلو منسوخ کر دیا جائے گا ◆

اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ۷۔ ماہ رواں کو ہندوستان کے طلائی ریزرو میں سے نوٹوں کے بدلے ۲۰ لاکھ پونڈ نکال لئے جائینگے

محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ نے تمام ملکی ریلوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ◆

فرانس اور برطانیہ نے جرمنی کے متعدد تجارتی جہاز گرفتار کر لئے ہیں۔ بلچا نامی جہاز جس پر ۲ لاکھ پونڈ کا مال لدا ہُوا ہے جو کہ ساحل ویلز کے قریب گرفتار کیا گیا ہے ◆

برسلز ۵۔ اگست ۔ جرمن کل صبح تین دستوں میں مقامات گیمنچ۔ ہنری چیپل اور ڈوہیں پر سرزمین بلجیم میں داخل ہوئے جرمن نے دونوں شہروں پر آگ برسائی۔ اور علاقہ کی بہت بڑی آبادی کو ہلاک کر دیا۔ ایک لاکھ جرمن لیج کی طرف کوچ کر رہے ہیں۔ ایک جرمن ہوا باز ہلاک کر دیا گیا۔ جرمنوں نے لیج اور نامور پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ جرمن ہوو۔ ریسٹیر اور ریا چیپس تک پہنچ گئے ہیں۔ ہیوز کے بعض قلعے جل رہے ہیں۔

۶۔ اگست ۔ بلجیم کی فوج نے لیج کے قریب جرمنوں کو لڑائی میں پسپا کیا۔ بہت سے بلجیمی زخمی ہوئے۔ بلجیم کی سرحد پر لڑائی جاری ہے ◆ جرمن کے زین بند گھوڑوں کے انبوہ سرپٹ اُٹھتے ہوئے آج صبح شہر میں داخل ہوئے اور گرفتار کر لئے گئے۔ بلجیمیوں نے جرمنوں پر جب وہ میوز پر کشتیوں کا پل بنا رہے تھے۔ گولہ باری کی اور ان کو سخت نقصان پہنچایا۔ لیکن جرمن پایاب پانی میں سے دریا عبور کرنے میں کامیاب ہوگئے ◆

روسی فوج کی سو جو جرمنوں سے ٹکر ہوئی۔ جرمن اگلی صفوں سے پیچھے ہٹ گئے۔ اور بے شمار دیہات آگ کی نذر کر دیئے گئے ◆

دیہلی میں تین جرمن جاسوس گرفتار کئے گئے ◆

اہل ہالینڈ نے جرمن کا ایک زپلن تباہ کر دیا ہے۔ اہل بلجیم نے بلجیم اور لکسمبرگ کے مابین ریل اور تار کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے

پیرس ۵۔ اگست ۔ جرمنی کی فوجیں سوئٹزرلینڈ میں داخل ہوئیں ◆

بلجیم کی پارلیمنٹ نے اپنے ملک کی حفاظت کے لئے ۲ ملین پونڈ کی منظوری دی ہے ◆

لنڈن ۵۔ اگست ۔ جرمن گشتی جہاز برسلانے الجیریا کے مقام بونا پر گولہ باری کی ◆

لنڈن ۶۔ اگست ۔ فرانسیسی بیڑے نے جرمن گشتی جہاز پینتھر کو غرق کر دیا ◆

برلن ۶۔ اگست ۔ بحیرہ روم کے آہن پوش جہازوں نے ساحل الجیریا کے قلعہ بند شہروں کو تباہ کر دیا ہے ◆

لنڈن ۴۔ اگست ۔ ٹرکی نے اس بات کا اعلان کیا۔ کہ فوجی اجتماع محض بطور حفظ ماتقدم کیا گیا ہے ◆

شہنشاہ معظم نے بیڑہ بحری کو یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ انہیں افسروں اور سپاہیوں پر پورا اعتماد ہے ◆

قیصر جرمن نے پارلیمنٹ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہمیں فتح کی حرص نے جنگ پر مجبور نہیں کیا۔ بلکہ غیر متزلزل ارادہ سے امن قائم رکھنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ جسے خدا نے ہمیں عطا فرمایا ◆ (قیصر جرمنی ابتدا سے اس جنگ میں خدا کا نام لے رہے ہیں) ◆

لنڈن ۴۔ اگست ۔ وائس امیر البحر سر جان جیلیکو بیڑے کی کمان لیں گے۔ اور ایڈمرل میڈن چیف آف دی اسٹاف ہوں گے ◆

فیلڈ مارشل سر جان فرینچ انگلستان کے انسپکٹر جنرل ہوئے کا اعلان شائع ہُوا ہے ◆ جرمنوں نے ڈینیلک کے باشندوں کو جو سرحد کو عبور کر کے فرانس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ بندوق سے اُڑا دیا ◆ کل بلجیم کے ایک ہوا باز نے ایک ہوائی جہاز پر حملہ کر کے اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ تمام آدمی ہلاک ہو گئے ◆ لنڈن ۴۔ اگست ۔ محکمہ بحری نے ٹرکی کے دو جنگی جہاز جن میں سے ایک مکمل اور ایک غیر مکمل ہے لے لئے۔ کہ وہ تباہ کن جہاز لے لئے ہیں ◆

لنڈن ۵ اگست ۔ کل مسٹر اسکوئتھ دس کروڑ پونڈ جنگی قرضہ کی تحریک پیش کرینگے مسٹر لائیڈ جارج نے بیان کیا۔ کہ میرا ارادہ ہے کہ ایک پونڈ اور دس شلنگ کے نوٹ جاری کئے جائیں۔ جو بینک آف انگلینڈ میں بھنائے جا سکیں ◆

دار العلوم بالاتفاق پاس ہُوا۔ کہ دس کروڑ پونڈ فوجی گرانٹ میں اضافہ کیا جائے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بحری فوج میں ۲۰ ہزار افسروں اور آدمیوں کی ضرورت ہے۔

الہ آباد ۷۔ اگست ۔ پیرس میں یقین کیا جاتا ہے۔ بحیرہ شام آسٹرین جنگی جہازوں سے خالی ہے۔ اور انگریزی فرانسیسی ستہ بندرگاہ پر پہنچ گیا ہے ◆

لنڈن ۵۔ اگست ۔ وائکونٹ مارلے اور مسٹر جان برنس نے استعفے دے دیئے ہیں ◆

لارڈ لیوکس وزیر زراعت ۔ لارڈ ایجنٹ کشنر آف ورکس مقرر ہوئے

دار العلوم میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر اسکوئتھ نے بیان کیا۔ کہ اگر ہم جرمنی کی شرمناک تجاویز کو منظور کر لیتے۔ تو اس میں ہماری بے عزتی تھی۔ ہماری لڑائی اولاً تو بین الاقوامی معاہدات کی بنا پر ہے۔ اور ثانی اس اصول کی حمایت میں کہ زبردست اور طاقتور ملکوں کے حسب مرضی چھوٹی قوموں کو ہرگز نہ کچلنا چاہئیے۔ برطانیہ کلاں دنیا کی لازمی تہذیب کی برقراری کے لئے تلوار اٹھا رہا ہے ◆

واشنگٹن ۵۔ اگست ۔ پریذیڈنٹ ولسن نے یورپ کے معاملات میں مداخلت کی اجازت چاہی ہے ◆

الہ آباد ۷۔ اگست ۔ جہاز کرونپرنز ولہلم جس پر لنڈن اور پیرس کے لئے ۲۰ لاکھ پونڈ جا رہے تھے۔ پلائمتھ پہنچنے والا تھا۔ ایجنٹ نے اطلاع دی۔ کہ اس کا آنا ملتوی ہو گیا ہے۔ اس جہاز نے اپنے اگلے حصہ پر کینوس تان کر اور اپنے قتل دوبارہ رنگ کر صورت بدل لی اور تیزی کے ساتھ پیچھے لوٹ کر چار دن کے عرصہ میں امریکہ کے ساحل پر مشرق کے رخ مین کی بندرگاہ میں پہنچ گیا ◆

۶۔ اگست ۔ مسٹر لائیڈ جارج نے اعلان کر دیا ہے کہ سوائے خردہ اور سرکاری ادائیگی کے ہر قسم کی ادائیگی میں ایک ماہ کا التوا منظور کیا گیا ہے ◆

اخبار بدر کے فائیل

اخبار بدر کے گذشتہ سالوں کے فائیل الہامات و ڈائری حضرت مسیح موعود و کلمات حضرت خلیفۃ المسیح۔ تاریخ سلسلہ احمدیہ۔ فتاوی۔ دلائل صداقت سلسلہ و دیگر مفید مضامین کا ایک بڑا ذخیرہ۔ قیمت رعایتی ماہ رمضان میں مبلغ ۴ روپیہ فی سال۔ محصول بذمہ خریدار۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر قادیان۔ ضلع گورداسپور)

الحق دہلی ۔ ہم نے تو منکران خلافت سے خطاب بالعموم چھوڑ دیا ہے الحق میں ان کے اعتراضوں کے ان کے حالات کے مطابق جواب ہوتے ہیں۔ تازہ نمبر ۲۰۰۲۲ قابل دید ہیں۔ احباب منگوا کر پڑھیں اور اس کے خریدار بنیں قیمت سالانہ ۲ روپے ◆

درخواست دعا۔ مجھ پر ایک شخص نے محض دکھ دینے کے لئے دو مقدمات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان - دارالامان - ۱۱ - اگست ۱۹۱۴ء

سنبھل جاؤ کہ وقت امتحان ہے

جو آتش جنگ گزشتہ سال بلقان کی چوٹیوں پر مشتعل تھی - جس نے پہلے ٹرکی کے آباد گھر کو پھر بلغاریہ کے خرمن امید کو جلا کر خاکستر کیا تھا - اور جسکی چنگاریاں تاحال البانیہ کی پہاڑیوں میں سلگ رہی تھیں - آخر وہ سرویا اور آسٹریا کے باہمی نزاع کا تیل پڑنے اور روس و جرمن کے ہوا دینے سے ۲۹ جولائی کو اچانک بھڑک اٹھی - اس کے شعلے صرف بلغراد و وائنا تک ہی محدود نہیں رہے بلکہ سینٹ پیٹرزبرگ - برلن - برسلز - اور پیرس اور بالآخر سمندر پار انگلستان کے پار لنڈن تک پہنچ چکے ہیں - اور ابھی خدا معلوم کون سو فنا اور مقام اس خون آشام دیوی کی نذر ہوگا - اور کسقدر بنائے آدم جنگ کی خونی ہیکل پر بطور سوختنی قربانی کے چڑھائے جائینگے۔ ان سوالات کا جواب تو ریولو کی تاریں دینگی - ہمیں تو اب صرف یہ دیکھنا ہے - کہ اس آگ کا ہم پر کسقدر اثر ہوگا - اور کیا ہم محض ایک تماشائی کی حیثیت سے اس آتشیں منظر کو دیکھیں گے؟ یا ایک اہل غرض دردمند - متاثر انسان کی طرح کلیجہ تھام کر اس کی رفتار کو ملاحظہ کریں گے؟ جبتک نارِ حرب کا احاطہ براعظم یورپ کے اصل حدود تک محدود تھا - اور اسکے شعلے ڈینیوب - والگا - رائن - اور سین کے پانیوں یا کوہستان بلقان - کارپیتھین اور خود کوہ کلاں الپس کی بلندیوں کو آگ لگا رہے تھے - ہمارا سوائے عام انسانی محسوسات و خیالات کے اور کوئی تعلق نہ تھا - لیکن اب جبکہ آگنی کی لمبی زبان نے قیر جنبدار ریاست لکسمبرگ اور ملک بلجیم کو عبور کرکے بحیرہ شمالی کے پانیوں کو چاٹنا اور ٹائمز کی بہروں سے جدوجہد کرنا شروع کر دیا ہے - اور تپش کا یہ عالم ہے - کہ نہ صرف نیوزیلینڈ اور کنیڈا کے سواحل آسٹریلیا کا ریگستان - جنوبی افریقہ کی کانیں گرم ہو رہی ہیں - بلکہ شملہ کی ہمالائی پہاڑیاں اور گنگا کے ٹھنڈے جل پر بھی اس گرمی کا اثر ہے ہم کسی طرح محض ایک تماشائی کی حیثیت سے کھڑے نہیں رہ سکتے کیونکہ نادان ہے وہ جو اپنے گھر کو یا گھر کی حفاظت کے سامان کو خطرے میں دیکھ کر بے پرواہ رہتا ہے - اور کوتاہ اندیشی سے ایسی حرکت کا ارتکاب کرتا ہے جس میں اسکا اپنا نقصان اسکا اپنا زیان ہے -

چونکہ ہماری رنگین تمہید عام فہم نہ ہوگی - اس لئے اس کی مزید تشریح کے لئے ہم لکھ کر بتاتے ہیں - کہ اب یورپ کی جنگ نے اور صورت اختیار کر لی ہے - برطانیہ اور اس کی رعایا غیر جنبدار نہیں ہے - بلکہ متخاصمین میں سے ایک ہیں - ہماری سرکار نے روس اور فرانس کا ساتھ دینا مناسب سمجھا ہے - اور جرمنی کے خلاف اعلان جنگ دیدیا ہے اس اعلان کا اعادہ حضور وائسرائے نے سلطنت ہند میں بھی کر دیا ہے - دیسی ریاستوں نے گورنمنٹ کو اپنی خدمات پیش کر دی ہیں - اخبارات نے اظہار وفاداری کیا ہے - گویا ہندوستان بھی اسوقت ایک فریق جنگ کی حیثیت میں آگیا ہے۔

مسلمانوں کے لئے یہ نازک وقت ہے اور ہم کہیں گے - کہ امتحانات کے سلسلے میں اس قوم کے لئے ایک اور سخت امتحان آگیا ہے - کیونکہ مسلمان جہاں دل سے سرکار برطانیہ کے ہوا خواہ اور وفادار ہیں - وہاں ان کو روس - فرانس اور سرویا کی کوتاہ اندیشانہ پالیسی کی بیجا شکایت ہے - لیکن برطانیہ عظمیٰ کے ان سیاسی وجوہات کے باعث جنکی وضاحت وزیر خارجہ انگلستان دارالعلوم میں کر چکے ہیں - اور جن میں سے ایک سب سے بڑی یہ ہے کہ جرمنی نے بلجیم اور لکسمبرگ کی غیر جنبداری کا پاس نہیں کیا - اور عہد نامہ کو پس پشت ڈالدیا ہے - مجبور ہو کر جرمنی کے خلاف جنگی کارروائی کرنی ضروری بھی ہے - تو ہمارا شرعاً عرفاً یہ فرض ہے - کہ اپنی حکومت کے احسانات یاد کرکے انگلستان کے ساتھ وفاداری کا عملی ثبوت دیں - پس مسلمان رؤساء کا فرض ہے - کہ والئے دکن کی طرح سب سے پہلے جان و مال کے ساتھ حکومت کی خدمت پر آمادہ ہوں۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے - کہ بنگالی تیرکا - جام جمشید سے بڑھکر اظہار عقیدت کریں - اور اگر کسی مدیر اخبار کو ڈیلی کرانیکل کے اڈیٹر کی طرح اعلان جنگ کے وجوہات مضبوط نہ معلوم ہوں تو بھی بحیثیت مسلمان ہونے کے اسکا فرض ہے کہ اپنے موروثی جذبات اطاعت و شعار وفا کو ہاتھ سے نہ جانے دے - اور اشارتاً یا کنایتاً اپنے حاکموں کو شکایت کا موقع نہ دے۔

مسلمان واعظین کا فرض ہے - کہ انگلستان کے احسانات برٹش حکومت کی برکات اور برطانیہ کے نظام حکومت کا بہترین ہونا عوام الناس پر کھول کھول کر ظاہر کریں - اور یہ بتا دیں - کہ آج روئے زمین پر اگر کوئی حکومت اپنی رعایا کی بہی خواہ اور انصاف پسند ہے - تو صرف وہ برطانیہ عظمیٰ ہے۔

یاد رکھو! مسلمان اپنے معاہدوں کا پابند اپنے وعدوں کا سچا - اپنے اقرار کی رعایت رکھنے والا ہوتا ہے - اسلامی شریعت میں زمانہ حال کی ایمان شکن سیاست کو دخل نہیں - شہزادہ میملوک کا قول کہ "معاہدات صرف توڑنے کے لئے ہوتے ہیں" ہمارے ہاں گناہ متصور ہوتا ہے - اور امیر ٹیلیگرام کی سی جعلسازی ہمارے قانون کی رو سے قابل سزا ہے - دشمن کو کمزور دیکھ کر یا بقول وزیر خارجہ جرمنی قوم کی زندگی و موت کا سوال آجانے پر بھی اسلام عہد شکنی اور بے وفائی کو روا نہیں رکھتا - امیر عبدالقادر الجزائری ۱۸۷۰ء میں فرانس سے مصروف پیکار تھے - اور اپنے ملک کی آزادی میں کوشاں تھے کہ یکایک جرمنی اور فرانس کی جنگ چھڑ گئی - بہادر عرب نے دشمن کو مصیبت میں دیکھ کر لڑائی بند کر دی - اور جبتک فرانس اور جرمنی میں صلح نہ ہوئی - اس وقت تک فرانسیسی حلقوں پر حملہ نہ کیا - گو اس شرافت و نجابت کا جواب فرانس نے اپنی طرز پر دیا - مگر تاریخ کے صفحات پر امیر موصوف کا یہ شاندار کارنامہ سنہری عبارت میں قیامت تک منقوش رہے گا - پھر یاد رہے - کہ جب اندلوسیہ کی اسلامی سلطنت میں طوائف الملوکی کا دور دورہ تھا - اور غرناطہ میں سلطان محمد الاحمر حکمران تھا تو سلطان نے مجبور ہو کر فرڈیننڈ والئے کیسٹائل کے ساتھ مصالحت کا وعدہ کر لیا - جس کے چند روز بعد فرڈیننڈ نے سیویل کی اسلامی حکومت پر حملہ کرنے کے لئے اس سے امداد طلب کی - سلطان پانچسو جانباز سواروں کے ساتھ فرڈیننڈ کے ہمراہ گیا - مسلمان مسلمانوں سے عیسائیوں کی خاطر لڑے - اور عیسائی بھی وہ جنہوں نے فتح پاتے ہی مسلمانوں کو ملک بدر ہونے کا حکم دیا - اور مسجدوں کے میناروں پر صلیبیں لگا دیں - سلطان کو اس واقعہ سے رنج تو بہت ہوا - لیکن وہ اپنے عہد کی رعایت پر مجبور تھا۔

پس مسلمانوں کا فرض ہے - کہ وہ ہر ایک ایسی کارروائی سے اجتناب رکھیں - جو عہد اطاعت و وفا کے خلاف ہو - یہ ماناکہ وہ اسلامی احکام سے ایسے ہی لاپرواہ ہیں - جیسے یہودی توریت سے لیکن کیا انسان دینی بہتری اور خدا کے حکم کی فرمانبرداری کے لئے کسی ایک حکم کی بھی پابندی نہیں کر سکتا؟ اور کر سکتا ہے تو مسلمانوں کو چاہیئے - کہ وہ اس امتحان کے وقت سنبھل جائیں - اور پاس ہو کر دکھا دیں - باقی رہے خدا کی پاک جماعت کے ممبر یعنی احمدی - ان کو صرف یہ یاد دلا دینا کافی ہے - کہ مسیح موعود برطانیہ کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھتے اور اس حکومت کی اطاعت و حمایت کو ضروری خیال فرماتے تھے - اب احمدی جماعت خصوصاً ان لوگوں پر جو مسیح کی حقیقی جماعت اور مسیح موعود کے خلیفہ کی بیعت کر چکے ہیں - لازم ہے کہ حضور کی تعلیم کو اسوقت

[illegible]

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ

الاسلام

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج

کوئی آٹھ برس کا عرصہ گذرتا ہے کہ تمام دول کبریٰ کی طرف سے ہیگ میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ اس کی اصلی غرض یہ تھی کہ ایسی تجاویز سوچی جاویں جن سے دنیا میں امن ہی امن ہو جاوے اور جنگ بالکل موقوف ہو جاوے کیونکہ یہ ایک وحشی زمانے کی یادگار ہے۔ اب دنیا تہذیب و شائستگی اور روشنی میں بہت ترقی کر گئی ہے۔ دول کے درمیان باہم ایسا سمجھوتہ ہو جانے کہ لڑائی کی ضرورت ہی نہ رہے۔ یہ امن کی کانفرنس کہلاتی تھی۔ اور بہت عرصہ تک اس نے ایسی تجاویز سوچیں جن سے جنگ کو بالکل اٹھا دیا جا سکے۔ بہت سے امن کے دلدادے کہا کرتے تھے کہ اب جنگ دنیا میں نہیں ہوگی۔ مگر میں ہمیشہ ان کے خلاف تھا۔ کہ دنیا سے جنگ کا مٹنا بالکل ناممکن اور محال ہے۔ خدا کی شان ہے کہ اس ہیگ کانفرنس کے بعد دنیا میں جنگوں کا سلسلہ لگاتار جاری ہو گیا۔ چنانچہ روز بروز بڑھتا ہی چلا جاتا ہے۔

پہلے اٹلی نے طرابلس میں بے شمار لوگوں کا خون گرایا۔ اور پھر ترکی کے ساتھ بلقان کی ریاستیں ملکر جنگ کرتی رہیں۔ اور ترکوں کو انہوں نے شکست دی۔ اور خدا کے مامور من اللہ کی صداقت پر مہر لگا دی جس نے پیشگوئی کی تھی۔ غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُم مِّن بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ۔ پھر یہ کہا جاتا تھا۔ کہ عیسائی بڑے دانا ہیں وہ آپس میں کبھی بھی نہیں الجھیں گے۔ مگر پیشگوئی کے دوسرے حصہ نے ضرور ہی پورا ہونا تھا۔ اس لئے ان میں خود جنگ چل گئی۔ اور ترکوں کو موقعہ مل گیا۔ اور انہوں نے ایڈریانوپل دوبارہ فتح کر لیا۔

اسلام کی صداقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی نشان ظاہر فرمایا اور ثابت کرتا رہتا ہے کہ اسلام سچا مذہب ہے۔ دیکھو یہ کیسی حیرت ناک اور عجب انگیز بات ہے کہ سب سے بڑا عظیم الشان یورپ جو متمدن براعظم کہلاتا ہے۔ اور تمام کے تمام ایک ہی مذہب کے پیرو ہیں۔ ظاہری طور پر ان میں باہم کشمکش کے اسباب کبھی بھی پیدا ہونے محال نظر آتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان میں لڑائی ہو گئی۔ اس متمدن یورپ نے ہیگ میں کانفرنس کی کہ وحشی زمانہ کی یادگار جنگ کو بالکل دنیا سے اڑا دیا جاوے اگرچہ یہ براعظم اپنے آپ کو متمدن کا خطاب دیتا ہے۔ مگر اس نے شریعت الٰہیہ کی بے حرمتی کی۔ اور خدائی قوانین کو چھوڑا۔ خدا کے ساتھ بگاڑ کر کیسے یہ امن کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے۔ خدا نے فرمایا تھا۔ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ۔ اور اگر چاہتا۔ تو وہ لوگ جن کے پاس کھلے کھلے احکام آئے تھے۔ کبھی بھی نہ لڑتے لیکن انہوں نے خلاف ورزی کی۔ بعض ایمان لائے۔ اور بعض نے کفر اختیار کیا۔ اور اگر اللہ چاہتا۔ تو نہ لڑتے۔ لیکن اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ خدا کی بڑی طاقت ہے۔ اس کی سلطنت نہایت زبردست ہے۔ وہ اگر دنیا میں سے چاہے۔ تو لڑائی کو بند کر سکتا ہے۔ لیکن لوگوں میں یہ طاقت ہرگز نہیں ہے کہ لڑائی کو ہمیشہ دنیا سے مٹا دیں۔ طاقتور متمدن یورپ نے اس بات کی کوشش کی مگر سراسر ناکام رہا۔ اور آج کل تو وہ زمانہ آگیا ہے۔ کہ وہ دول جو ہمیشہ ترکی سے یہی مطالبہ کرتی رہتی تھیں۔ کہ بلقان میں امن کیوں نہیں قائم رکھا جاتا۔ اب خود ایسے پھندے میں گرفتار ہو چلی ہیں۔ اور پالیٹکس کے ایسے بھنور میں آ پھنسی ہیں۔ کہ اس سے نکلنا دشوار نظر آتا ہے۔ ہر ایک طاقت اپنی خاص اغراض کو مد نظر رکھ کر جنگ کی آگ روشن کرتی ہے۔ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ۔ جب اس آگ نے اپنے ارد گرد کو روشن کر دیا۔ اللہ تعالیٰ متمدن براعظم کے نور کو لے گیا۔ اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ گیا۔ ان کو کچھ نہیں سوجھتا۔ بہرے گونگے اندھے ہیں۔ پس وہ واپس نہیں آئیں گے۔

باوجود اتنی مادی ترقی کے جو کہ یورپ نے کی ہے۔ اور اتنی ایجادات اور اختراعات کے کہ ہر کام کو بالکل سہل کر دیا ہے سالوں اور مہینوں کا کام ہفتوں اور دنوں میں سرانجام پاتا ہے چونکہ انہوں نے شریعت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان کی باہم آپس میں بنتی نہیں۔ خدا کا فرمان بالکل سچا ثابت ہوا۔ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ۔ اور ہم نے اُن لوگوں سے بھی جو اپنے تئیں نصاریٰ کہتے ہیں۔ عہد لیا مگر انہوں نے اس کو ترک کر دیا۔ پس ہم نے ان کے درمیان قیامت تک دشمنی اور بغض ڈال دیئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے کاموں سے خبر دیگا کیا کوئی منصف اس سے انکار کر سکتا ہے کیا اس کی تصدیق واقعات صحیحہ نے نہیں کر دی۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ خدا جس نے چودہ سو برس سے فرما دیا تھا۔ کہ عیسائیوں میں قیامت تک دشمنی اور بغض رہیگا۔ کیونکہ انہوں نے شریعت کو چھوڑ دیا ہے اسلئے اس کا قول صحیح اور درست نکلا۔ اور اس سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے۔ کیونکہ جیسا اس نے فرمایا تھا۔ ویسا ہوا۔ اور یہ انسان کی طاقت سے بالکل باہر ہے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہو کہ قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ کوئی انسان اس کا مصنف نہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اسلام سچا مذہب ہے بھلا ایسی واضح پیشگوئی کسی اور مذہبی کتاب میں موجود ہے۔ کہ چونکہ عیسائیوں نے شریعت کو ترک کر دیا ہے۔ اس لئے وہ قیامت تک ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی اور بغض کریں گے۔ (مسلمانوں کی ذلت و ادبار اور باہم بغض و عناد کا بھی یہی باعث ہے کہ انہوں نے خدا کی کتاب کو چھوڑ دیا ہے)

غرضکہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو کہ زندہ ہے۔ اور اس کی صداقت کے لئے ہمیشہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی عظیم الشان نشان دکھاتا رہتا ہے۔ وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكَافِرِينَ عَرْضًا الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَن ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا۔ ایک زمانہ آئیگا۔ کہ ایک دوسرے میں لہر ماریں گے۔ اور ہم ایک بگل کے ساتھ وہ سب اکٹھے ہو جائیں گے۔ منکروں کو لڑائی کی آگ میں جھونکا جاویگا جنہوں نے میری یاد کو بالکل بھلا دیا تھا اور آنکھوں پر پٹی باندھی تھی اور وہ میرے احکام کو سن بھی نہیں سکتے تھے۔ دوستو یہ سرویا اور آسٹریا کی کوئی معمولی جنگ نہیں معلوم ہوتی۔ اس جنگ کے کچھ ایسے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ کہ غالباً ایسی جنگ ہو ایک سلطنت دوسری میں موج مارے۔ اور اکثر یا ساری طاقتیں اس میں پھنس جائیں۔ اور دنیا کے خرمن امن کو آگ لگانیوالی جنگ ہو۔ اس سے دنیا کے امن کو سخت نقصان پہنچے۔ کیونکہ خدا سے بغاوت کرنا اچھے نتیجے نہیں پیدا کرتا۔ خدا سے ہمیشہ صلح رکھنی چاہیئے۔ ہمیں سخت افسوس ہے کہ کیوں یہ جنگ ظہور میں آئی۔ کیونکہ اس سے عالمگیر امن اٹھ جاتا ہے۔ کاش کہ دنیا خدا کو مان لے۔ اور ہمیشہ کے لئے امن و امان میں آجائے۔

حضرت صاحبزادہ اولو العزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ۲۹۔ سورۃ القیمۃ بقیہ رکوع دوم

(گذشتہ سے پیوستہ)

وہ لوگ غلطی کرتے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ مسلمان روزے رکھتے ہیں۔ حج کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ تو پھر وہ مامور کے نہ ماننے کی وجہ سے کافر کس طرح ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ نبی کی تصدیق کرنے اور اسکے ماننے کو ان تمام اعمال پر فضیلت دیتا ہے کیونکہ نماز وغیرہ اور دیگر اعمال سے اس لئے فائدہ ہوتا ہے۔ کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ ورنہ رکوع یا سجود کرنے اور اٹھنے بیٹھنے سے خدا تعالیٰ کی کوئی شان نہیں بڑھ جاتی تو جب ایک مامور خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اور اس کا انکار کیا جائے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری کہاں رہ جاتی ہے۔ جب کوئی خدا کا فرمانبردار ہی نہیں رہتا۔ تو اسکے نماز روزے۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ اعمال کسی کام کے نہیں ہو سکتے ؞

ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ۝	پھر اپنے اہل کیطرف گیا اکڑباز ہو کر۔ یَتَمَطّٰی۔ تکبر سے چلتا ہوا۔ زور سے

ہاتھ ہلاتے ہوئے چلنا۔ جیسا کہ متکبروں کا قاعدہ ہے ؞

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ۝	اے انسان تیرے لئے بڑی ہلاکت ہے۔ کہ تو در والے پر پہنچکر مڑ گیا۔ خدا کے رسول آئے۔ خدا تعالیٰ کے نشانات ظاہر ہوئے

لیکن تو نے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔ پس تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے اور پھر خرابی ہے اور پھر خرابی ہے۔ بار بار دہرا کر کفار کے لئے بار بار آنیوالے عذاب کی پیشگوئی فرمائی ؞

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَن يُتْرَكَ سُدًى ۝	تو نے کیوں رسولوں کو نہیں مانا۔ کیا تجھے خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی شریعت نہیں آئی۔ اور انسان کو یونہی

چھوڑ دیا گیا ہے۔ کہ جدھر چاہے مُنہ کرلے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ انسان کو بغیر حساب لئے چھوڑ دیا جائے ؞

سُدًی۔ جانوروں کو بغیر چرواہے کے چھوڑ دینے کو کہتے ہیں ؞

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ ۝ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ۝ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنثَىٰ ۝	اگر تیرا یہی خیال ہے۔ تو تُو اپنی پیدائش کو دیکھ۔ کہ کیا اس سے تیرے عقیدہ کو تقویت ہوتی ہے۔ کیا یہ پہلے ایک منی کا قطرہ نہیں تھا۔ پھر ہم نے اسکو علقہ

یعنی جما ہُوا خون کر دیا۔ پھر شکل بنائی۔ تمام قوٰی پورے کئے اور مضبوط کیا۔ پھر منی سے دو چیزیں بنائیں۔ ایک مرد اور ایک عورت۔ پھر آگے ان سے نسل چلائی۔ پھر ترقیاں دیں۔ کیا یہ سب کام لغو تھے۔ حالانکہ خدا کا تو کوئی کام لغو نہیں ہوتا ؞

چھوٹے بچے کھیلتے ہوئے ریت کے گھر اپنے پاؤں پر ریت جما کر بنایا کرتے ہیں۔ اگر کوئی لڑکا کسی کے مکان کو گرا دے۔ تو وہ لڑنے جھگڑنے تک پڑتے ہیں۔ تو جب پاؤں پر ریت ڈالکر بچوں کے گھر بنائے ہوئے توڑنے پر اتنی لڑائی ہوتی ہے۔ اور بچے بھی پسند نہیں کرتے۔ کہ انکی محنت یوں ضائع ہو۔ تو اللہ تعالےٰ ایسی ایک ہستی اور پھر اتنی توجہ سے وہ ایک چیز کو بنائے۔ تو کس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ چیز لغو اور بیکار ہوگی اور اس کو یونہی چھوڑ دیا جائیگا۔ یہ خدا تعالیٰ پر بہت بڑا الزام ہے۔ کیا وہ خدا جسنے پہلے نطفہ پیدا کیا۔ پھر اسکو بڑھا بڑھا کر ایک انسان دیکھتا۔ سُنتا۔ بولتا۔ چالتا۔ چلتا۔ پھرتا۔ اُٹھتا۔ بیٹھتا۔ پیدا کیا۔ اور پھر دُنیا کی ہر ایک مخلوق پر حکومت کرنے کی طاقتیں دیں۔ اسکو یونہی چھوڑ دے گا۔ اور یہ سب کام لغو ہی کیا گیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف ایسی بات کبھی منسوب نہیں ہو سکتی ؞

أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝	کفار کہتے ہیں کہ ان باتوں سے یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لغو کام نہیں لیکن جب انسان مٹی میں مل گیا۔ تو

پھر اگر خدا سزا بھی دینا چاہے گا۔ تو نہیں دے سکے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کو اتنا بھی عقل نہیں۔ کہ وہ خدا جس نے کسی چیز کے نہ ہوتے ہوئے انسان کو تیار کر دیا ہے۔ تو کیا اسکو مٹی میں ملے ہوئے اجزا کو اکٹھا کرکے بنانا مشکل ہے۔ کیا اللہ قادر نہیں۔ کہ جب یہ مرجائیں۔ تو ان کو زندہ کرے ؞

سورۃ الدھر۔ رکوع اوّل

مورخہ ۲۶۔ مئی ۱۹۱۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هَلْ أَتَىٰ عَلَى الْإِنسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُن شَيْئًا مَّذْكُورًا ۝	انسان پر ایک ایسا زمانہ آیا ہے۔ کہ یہ لم یکن شیئًا مذکورًا۔ تھا۔ یعنی کوئی مذکور چیز نہیں تھا۔ هل

اتی علی الانسان کے معنے یہاں۔ قد اتی علی الانسان ہیں یعنے انسان پر ایک ایسا وقت آیا ہے کہ وہ شئے مذکور نہیں تھا۔ ھل قد کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے ہر ایک شخص اپنی حالت کو دیکھ سکتا ہے۔ کہ نوّے سال پہلے۔ اسّی سال پہلے ستر سال پہلے یا چار پانچ سال پہلے۔ حتیٰ کہ پیدا ہونے سے ایک دن ہی پہلے وہ لم یکن شیئًا مذکورًا تھا۔ پھر پیدا ہونے کے بعد بچوں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ ننگے پڑے رہتے ہیں۔ خود ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا سکتے۔ کھانے پینے کے لئے وہ کچھ

مانگ نہیں سکتے - اور ہروقت والدین کے دست نگر رہتے ہیں - وہ چاہتے ہیں - تو انکو کھلا پلا دیتے ہیں - اسوقت انکی حالت کو دیکھ کر کون کہہ سکتا ہے کہ یہ کیسے کیسے ہونگے لیکن انہیں سے ہی بعض ایسے عظیم الشان انسان نکلتے ہیں - کہ جن کا ثانی ہزارہا سال کے بعد بھی زمانہ پیدا نہیں کرسکتا +

إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ — اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - کہ یا تو یہ انسان ایک گمنام ہستی تھی - یا پھر ہمنے انکو پیدا کیا تو نطفہ سے پیدا کیا - اور نطفہ کیا ہے - امشاج یعنی ملا ہوا ہے - نطفہ قسم قسم کی اشیاء سے ملکر بنتا ہے - انسان گوشت - سبزی - میوے - پانی اور ہر قسم کی چیزیں کھاتے ہیں - پھر ان چیزوں کے خلاصہ سے خون بنتا ہے - اور پھر خون کے خلاصہ سے نطفہ بنتا ہے - مخلوط اشیاء سے نطفہ بننے کی وجہ یہ ہے - کہ مختلف چیزوں میں مختلف طاقتیں ہوتی ہیں - اس لئے انسان میں بھی وہ تمام طاقتیں رکھی جاتی ہیں - تاکہ وہ بڑی بڑی ترقیات کرسکے - صوفیاء کا خیال ہے - کہ انسان دُنیا کی تمام اشیاء کا مرکب ہے - اور جو بھی خدا کی پیدا کی ہوئی چیز ہے - اسکی طاقت اسمیں موجود ہے - اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بات تو ضرور معلوم ہوتی ہے - کہ انسان کی بیماریوں میں تمام چیزیں صرف ہوتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے - کہ انسان میں کوئی ایسے اجزا ضرور ہیں - جنکو تقویت دینے اور پورا کرنے کا مختلف چیزیں ذریعہ بنتی ہیں - اسی لئے انسان کو عالم صغیر کہتے ہیں - اور ہم دیکھتے ہیں - کہ ہر کام اور ہر مزاج کا انسان کے اندر دخل ہے - لیکن کوئی اور مخلوق ایسی مرکب معلوم نہیں ہوتی +

نَبْتَلِيهِ فَجَعَلْنَاهُ سَمِيعًا بَصِيرًا ۝ — خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ ہماری غرض انسان کو اس طرح بنانے کی یہ ہے کہ ہم اسپر احسان کریں - پھر ہم نے اس کو سمیع اور بصیر بنایا - سمیع اور بصیر تو حیوان بھی ہیں - انسان کو سمیع اور بصیر بنانے سے صرف اس کا سُننا اور دیکھنا مراد نہیں بلکہ یہ ہے کہ ان طاقتوں سے فائدہ اُٹھائے - یعنی کسی بات کو سُنکر اس کو سمجھے اور دیکھ کر اس سے نتیجہ نکالے - اس لئے اسکو عقل سمجھ - فہم عطا کی گئی ہے اور پھر ایسے اعضاء دیئے گئے ہیں جن سے وہ اپنے علوم کو عملی جامہ پہنا سکتا ہے +

إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا ۝ — خدا تعالیٰ فرماتا ہے - کہ یہ سب کچھ ہم نے اس کو دیا - اور پھر سیدھی راہ دکھائی - ورنہ تا کہ وہ شکر گزار ہو یا ناشکرا +

إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَلَاسِلَا وَأَغْلَالًا وَسَعِيرًا ۝ — ہم نے کفار کے لئے زنجیریں طوق اور آگ تیار کر رکھی ہوئی ہے +

إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا ۝ — تحقیق اللہ کے نیک بندے ایسی شراب پیئنگے جسمیں کافور کی ملونی ہوگی +

عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا ۝ — وہ چشمہ ہے کہ جس سے اللہ کے بندے پیتے ہیں - اور اسے پھاڑتے ہیں اچھی طرح پھاڑنا +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کے متعلق بہت مفصل تفسیر فرمادی ہوئی ہے - وہاں سے آپ سب لوگ پڑھ سکتے ہیں - میں مختصر طور پر اس کا خلاصہ بیان کرتا ہوں - آپ نے تحریر فرمایا ہے - کہ ہر ایک انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں - پہلی حالت میں وہ اپنے گناہوں کو دُور کرتا ہے - اور دوسری حالت میں اس سے ایسے اعمال سرزد ہوتے ہیں - کہ اس کو خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا جاتا ہے خدا تعالےٰ نے ان دونوں حالتوں کو اس سورۃ میں بیان فرمایا ہے - پہلی حالت تو یہ بیان فرمائی ہے - کہ إِنَّ الْأَبْرَارَ يَشْرَبُونَ مِنْ كَأْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُورًا کہ ان کو کافوری پیالے پلائے جائینگے - کافور چونکہ ٹھنڈا ہوتا ہے - اس لئے فرمایا - کہ ان کو کافوری پیالے پلائے جائینگے - جن سے انکی قسم قسم کے گناہوں کی آگ ٹھنڈی ہوجائے گی - یعنی ان کو خدا کی معرفت کا ایسا پیالہ پلایا جائے گا - کہ جس سے انکے گناہوں کی آگ سرد پڑجائے گی - اور وہ جوش جو گناہ کرنے کے لئے اُٹھاتے ہیں سرد پڑجائینگے - مگر ان لوگوں کا حال یہ ہوگا کہ يُفَجِّرُونَهَا تَفْجِيرًا - یعنے گناہوں کے ترک کرنے کے لئے بڑی بڑی محنتیں اور کوششیں کرینگے اور جہاں ضرورت ہوگی - اس چشمہ کے پانی کو محنت سے چیر کرلے جائینگے - ہر ایک پیشہ والا جب ابتدا میں کام سیکھتا ہے تو اس کو بڑی بڑی محنتیں کرنی پڑتی ہیں - لیکن جب وہ تجربہ کار ہوجاتا ہے - تو جھٹ پٹ اپنا کام درست کرلیتا ہے - چونکہ یہ لوگوں کی ابتدائی حالت ہوگی - اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - کہ ان کو محنتیں اور مشقتیں ضرور کرنی پڑیں گی +

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ — وہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں - اور ڈرتے ہیں اس دن سے جسکی برائی پھیل جانے والی ہوگی +

نذریں ماننے کا لوگوں میں بہت رواج ہے - اور لوگ مانتے ہیں - لیکن پھر بعض ان کو پورا نہیں کرتے - نذر ماننا کوئی سنت طریق نہیں ہے - لیکن نذر کے پورے کرنے کا حکم ہے اس لئے اگر نذر مانی جائے تو اس کا پورا کرنا ضروری ہوتا ہے - انبیاء پہلے صدقہ دیکر کسی کام کے لئے خدا سے دُعا مانگتے ہیں - کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے - کہ خدا اس کام کو اچھا ہی کرے گا - اور اگر یہ کام نہ ہوگا - تو یہ صدقہ اور فائدہ پہنچاوے گا +

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ — اور وہ کھانا کھلاتے ہیں - علیٰ حبّہ اسکی محبت پر کسکی محبت پر - (۱) مال کی محبت پر یعنی وہ مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں - باوجود اسکے کہ وہ خود انھیں پسند ہوتا ہے (۲) یا انکے دل میں مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلانے کی محبت اور

شوق ہوتا ہے۔ یعنے بعض لوگ گو کھانا کھلاتے ہیں مگر انکے دل میں بخل بھی ہوتا ہے۔ لیکن انکے دل میں بخل نہیں ہوتا۔ غریب کو جسوقت وہ کھانا کھاتے دیکھتے ہیں۔ تو ان کو مزا آتا ہے۔ اور وہ خوش ہوتے ہیں۔ (۲) یا اللہ کی محبت کی وجہ سے مسکینوں یتیموں اور غریبوں کو کھانا کھلاتے ہیں +

اسیر۔ اس زمانہ میں قیدی ہیں۔ عرب میں غلام ہیں۔ ان کو چھڑانا ثواب ہے۔ ہمارے ہاں دیوانی مجرم ایسے اسیر ہوتے ہیں۔ جو کہ قرضہ ادا نہ کرنے کی وجہ سے قید ہو جاتے ہیں۔ ان کا قرضہ ادا کر کے انکو چھڑانا چاہیئے۔ بشرطیکہ انکے قرضے کسی غلطی کی وجہ سے ہوں نہ شرارت کی وجہ سے۔ مکے اور افغانستان میں قیدیوں کو کھانا کھلانے کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ ان کو خوراک نہیں دی جاتی۔ مکہ میں عام طور پر جو امیر قیدی ہوتے ہیں۔ ان کا کھانا گھر سے آتا ہے۔ اسی کو انکے ساتھی بانٹ کر کھا لیتے ہیں یا بعض خدا ترس لوگ کھانا بھجوا دیتے ہیں +

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○	ہم اللہ کی رضامندی کے لئے مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور ان

سے جزا اور شکر نہیں چاہتے۔ اللہ فرماتا ہے کہ تم غریبوں کو کھانا کھلا کر ان سے کسی قسم کے بدلے اور شکر کے روادار نہ رہو۔ لیکن آجکل بعض لوگ دین کی خدمت خدا کے لئے کر کے کہتے ہیں۔ کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا +

اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ○	اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے رب کے اسدن کے عذاب سے ڈرتے ہیں جو کہ عبوس اور قمطریر ہوگا۔ یہ

دونوں اس دن کی صفتیں ہیں +

عبوس۔ تیوری چڑھائے ہوئے۔ دن کیا تیوری چڑھاتا ہے یہ کہ اس دن لوگ تیوری چڑھائے ہوئے ہونگے +

قمطریر۔ ایسا دن جو کہ خطرناک مصیبت کی وجہ سے بہت لمبا معلوم ہو +

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○	اللہ نے مومنوں کو اس دن کی بُرائی سے بچا لیا اور عطا کی ان کو تازگی اور خوشی +
وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ○	اور یہ اس وجہ سے کہ انھوں نے صبر کیا۔ ان کے لئے جنت اور ریشمی

کپڑے ہیں +

مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ○	اور وہ بہشت میں چھپرکھٹوں میں تکیہ لگائے بیٹھے ہونگے اور اس کے اندر نہ دھوپ

ان کو محسوس ہوگی۔ اور نہ سخت سردی +

وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ○	اور انکے اوپر سائے جھکے ہوئے ہونگے۔ اور پھل اس بہشت کے ان کے قریب کئے جائینگے۔ بالکل

قریب کیا جانا +

وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ○	اور پھرائے جائیں گے ان پر چاندی کے برتن۔ اور اکواب جو شیشے کے ہونگے +

اَکْوَاب۔ پانی پینے کے ایسے برتن جن کی نہ ٹونٹی ہو اور نہ پکڑنے کے لئے الگ بنی ہوئی کوئی جگہ ہو +

قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ○	ایسا شیشہ جو چاندی کا ہوگا۔ چاندی کے شیشہ سے یہ مراد

ہے کہ وہ برتن جو چاندی کے ہونگے ایسے شفاف ہونگے کہ انمیں شیشہ کی سی صفائی پیدا ہوگی گویا ایک طرف سے دوسری طرف کی چیز نظر آ جائے گی۔ شیشہ کی صفائی میں ایک خاص رنگ ہوتا ہے۔ اور کوئی چیز ایسی صاف و شفاف نہیں ہوتی۔ جو چیز شیشے کے برتن میں ڈالی جاتی ہے وہ نظر آتی رہتی ہے۔ اسی طرح وہ پیالے ہونگے تو چاندی کے لیکن ایسے صاف ہونگے کہ جو کچھ انمیں ڈالا جائے گا۔ وہ نظر آتا رہے گا +

قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا۔ پورا اندازہ کر کے وہ پیالے لائے جائینگے یعنے بہشت میں انسان کی خواہش کے مطابق پانی دیا جائے گا۔ کہ جتنی کسی کو پیاس ہوگی۔ اتنا ہی پانی ان پیالوں میں ڈالا ہوا ہوگا +

وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ○	پھر اس کے اندر پلائے جائینگے پیالے سے جس میں ملونی ہوگی زنجبیل کی +

پہلے چونکہ ابتدا تھی۔ اس لئے فرمایا کہ ان کو کافور کی ملونی والے پیالوں میں پلایا جائے گا۔ لیکن اب چونکہ انکے گناہونکی گرمی کو کافوری پیالوں نے ٹھنڈا کر دیا ہوگا۔ اس لئے فرمایا کہ زنجبیل کی ملونی یعنی خدا کی محبت کی گرمی کے جام پلائے جائینگے +

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ○	جنت میں چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل ہے +

سلسبیل۔ اس پانی کو کہتے ہیں جو تیزی سے اور آسانی سے حلق سے اُتر جائے +

وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ○	اور پھریں گے انپر غلام جو کہ ایک عمر کے ہونگے۔ جب تو انکو دیکھے تو یہ خیال کرے کہ گویا موتی ہیں بکھرے ہوئے +

مسلمانوں پر لیئے آدمی پھرے یعنی قیصر وکسرےٰ کے شہزادے پکڑے ہوئے آئے +

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا - موتی بکھرے ہوئے یعنی مسلمانوں کے دربا لگے ہوئے نہیں ہونگے - اور ان کے ان تکلفات سے لوگ بیٹھے ہوئے نہیں ہونگے - انکے خدام تو کام میں لگے ہوئے ہونگے - ادھر سے ادھر اور اُدھر سے ادھر پھرتے ہونگے کیونکہ مومن کے کام تکلفات سے خالی ہوتے ہیں اور وہ بناوٹ کو پسند نہیں کرتا +

پہلے اللہ تعالےٰ نے یُطَافُ عَلَیْهِمْ فرمایا ہے - اور اب یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ - ان میں فرق ہے - پہلا فعل مجہول اور پچھلا معروف ہے پہلی آیت میں تو یہ بتایا ہے کہ مسلمانوں پر پیالہ پھرائے جائینگے اور پھرانے والے کا نام نہیں بتایا اور نہ یہ اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ پیالہ پھرانے والے یہ کام خوشی سے کرینگے یا رعب سے خائف ہو کر - پس اس جگہ تو یہ بتایا ہے کہ یہ مومن چونکہ ادنےٰ درجہ کا ہے اسکے ملازم بھی رعب سے اسکی خدمت میں مصروف ہونگے اور ایسے قابل قدر نہ ہونگے کہ ان کا نام لیا جائے۔

دوسری آیت میں یہ بتایا ہے کہ وہ خوشی سے پھرینگے - یعنے انکے ساتھ لوگوں کو وحدت ارادی ہوگی نہ قہری - انکے خدام خوشی سے انکے کام کرینگے یہ بات اعلےٰ درجہ کے مومن کو حاصل ہوتی ہے یعنے لوگ پروانہ وار اسپر گرتے ہیں اور اسکی خدمت کو فخر سمجھتے ہیں اور بڑے جوش سے دوڑ دھوپ کر کے اس کی خدمت کرتے ہیں +

وَاِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْکًا کَبِیْرًا ۝	اور جب تو جنت کو دیکھے تو وہاں دیکھے بڑی نعمت اور بڑی سلطنت + یعنے ان

انعامات کے ساتھ اور بڑے بڑے انعامات اور سلطنت بھی ہوگی سیح مسلمانوں کو اس دُنیا میں یہ سب کچھ ملا - اور اس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ دُنیا کو بھی ملے گا +

عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝	اوپر ان کے کپڑے ہوں گے سندس اور استبرق کے یہ ریشمی کپڑوں کی قسمیں ہیں - اور ان کو پہنائے جائینگے چاندی کے کنگن - اور پلائی جائے گی شراب طہور +

ان کو جنت میں کنگن پہنائے جائینگے - یعنی ان کو کنگن دیئے جائینگے - گو پہنیں گی انکی بیویاں + مسلمانوں نے تو اسی دُنیا میں کنگن پہن لئے - ایک صحابی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی - کہ میں مفلس و نادار ہوں - آپ نے فرمایا کہ تیئے تو دیکھا ہے - کہ سونے کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنے ہوئے ہیں -

جب پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قیصر کے کنگن لائے گئے - تو حضرت عمر نے اس صحابی سے کہا - کہ ان کو پہنو - اس نے کہا کہ سونے کے کنگن پہننے حرام ہیں - آپنے فرمایا کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا ہوا ہے - پہنو ورنہ میں تم کو مار کر پہناؤں گا +

اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝	یہ سب تمہارے کاموں کا بدلہ ہے اور تمہاری کوششوں کی بڑی قدر دانی کی گئی ہے - اور تمہاری کوئی کوشش ضائع نہیں کی گئی +

رکوع دوم

مورخہ ۲۷- مئی سنہ ۱۹۱۴ء

حکیم کے تمام کام حکمت پر مبنی ہوتے ہیں - بہت سے ناصح ایسے ہوتے ہیں جو اپنی نصیحت پر بہت زور دیتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ انکی نصیحت پر اسی وقت عمل ہو جائے - بعض اُستاد بھی چاہتے ہیں کہ شاگرد کے حلق میں سارا سبق ایک دفعہ ہی ڈالدیں - تاکہ وہ ایک گھنٹہ میں ہی اُستاد کامل ہو جائے - لیکن اس طرح کرنیوالے کبھی کامیاب نہیں ہوئے - کامیاب ہمیشہ وہی ہوتے ہیں - جو آہستہ آہستہ نصیحت کرتے یا سبق پڑھاتے ہیں - اور اپنے رب کا نمونہ ہوتے ہیں - ربّ کے معنے ہی یہ ہیں - کہ وہ جو آہستہ آہستہ ترقی دیکر بڑھائے - اللہ تعالےٰ نے تمام کاموں کے لئے وقت مقرر کئے ہوئے ہیں - وہ اگر چاہے - تو ایک سیکنڈ میں بچہ پیدا کر سکتا ہے - لیکن نہیں اسکے لئے وقت مقرر ہے - اور آٹھ نو مہینے میں بچہ پیدا ہوتا ہے ہر ایک قسم کے پھل - ترکاریاں - غلے اور دیگر اشیاء کو خدا تعالیٰ ایک لمحہ میں پیدا کر سکتا ہے - لیکن ہر ایک کے لئے وقت مقرر ہیں - کوئی غلہ نو ماہ کے بعد کوئی چھ ماہ کے بعد - اور کوئی تین ماہ کے بعد پکتا ہے - اسی طرح کوئی درخت چار سال میں کوئی آٹھ سال میں اور کوئی اس سے بھی زیادہ دیر میں پھل لاتا ہے - زمین سورج کے گرد گھومتی ہے اسکے لئے بھی ۲۴ گھنٹے مقرر ہیں - اسی طرح ہر ایک چیز کے لئے اوقات معین ہیں - اگر اوقات کی پابندی نہ ہوتی - تو یہ دُنیا ایک پل میں تباہ ہو جاتی قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بار بار وقتوں کے مقرر کرنے کی حکمتوں کی طرف متوجہ فرمایا ہے - کیونکہ جہاں ظلمت اور دُنیا کی تاریکی کا ذکر آتا ہے وہاں رسول گھبرا جاتا ہے - اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے - کہ جب ہم قادر ہو کر کاموں میں دیر کرتے ہیں - تو تم تو قادر نہیں - تم کیوں دیر کی وجہ سے گھبراتے ہو - ہم نے ہر ایک کام کے مناسب حال وقت مقرر کئے ہوئے ہیں - اس لئے تمہیں گھبرانا نہیں چاہیئے - یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تسلی دیگئی ہے - کہ تم گھبراتے کیوں ہو - تم اپنے کام میں لگے رہو - مقررہ وقت پر اس کا نتیجہ نکل آئے گا +

اب بھی بعض لوگ گھبراتے ہیں - اور کہتے ہیں - کہ مسیح موعود علیہ السلام آئے اور چلے گئے - پھر حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی وفات پا گئے - لیکن عیسائی اب بھی

حج کے متعلق ہدایات

گذشتہ سے پیوستہ (از منشی فرزند علی صاحب فیروزپور)

اس سے دوسرے خرچوں کا بھی اندازہ ہو سکتا ہے۔ یہاں پانی ہم کو ۲ ر فی مشک کے حساب سے ملتا رہا ہے۔ کچھ کپڑے دھلائے گئے۔ تو ۲ ر اڑھائی آنہ فی کپڑا اجرت دینی پڑی۔ یہاں کا بازار نہایت بارونق ہے۔ ہر قسم کی چیزیں مل سکتی ہیں۔ ہم احرام کے کپڑے اور تولئے وغیرہ بمبئی سے خرید لے گئے تھے۔ مگر یہاں بھی کثرت کے ساتھ ملتے ہیں۔ یہاں کا گز ۱۱ گرہ کا ہوتا ہے جاؤ کرنے میں اس بات کا خیال رہنا چاہئے۔ انگریزی گنی یہاں سودا لینے میں ساڑھے پندرہ روپے پر چل سکتی ہے۔ مگر اکثر دکاندار گنی کو توڑنے سے انکاری ہوتے ہیں۔ کہتے ہیں۔ نقد روپیہ لاؤ۔ یا اور کہیں سے سودا لے لو۔ یہاں کا سکہ مجیدی ہے۔ جو ۱۹ میں چلتا ہے۔ اور فی مجیدی ۸۰ ہلیلہ پر چلتی ہے۔ یہاں انگریزی روپیہ۔ دونی۔ چونی خوب چلتی ہے۔ ملکہ کی تصویر والا روپیہ ۱۴ ر میں اور دونی ۷ پیسے میں چلتی ہے۔ اس لئے جو ریزگاری یہاں لائی جائے۔ وہ بادشاہ کی تصویر والی ہونی چاہیئے۔ مکہ معظمہ میں ملکہ کی تصویر والا سکہ بھی اپنی پوری قیمت پر چلتا ہے۔ وہاں مجیدی ۱۹ پر چلتی ہے۔ اور دونی جو مدینہ میں ۲ ر پر چلتی ہے۔ یہاں سات پیسے پر چلتی ہے۔ یہاں کھجوریں افراط کے ساتھ بکتی ہیں۔ اور سوغات کے طور بہت خریدی جاتی ہیں۔ ہمارے دوستوں نے یہاں سے مخمل کے جائے نماز بھی خرید لئے۔ جو شام سے آتے ہیں۔ لیکن جائے نماز مکہ معظمہ اور جدہ میں بھی مل جاتے ہیں۔ بمبئی میں بھی ملتے ہیں۔ مگر نسبتاً بہت گراں قیمت پر اس لئے یا تو مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ سے خرید لینے چاہئیں۔ مدینہ طیبہ کے معلم صاحب سے ہم اس واسطے خوش نہ رہے۔ کہ ایک تو ہمارے روانہ کرنے میں انھوں نے بہت دیر لگادی اونٹوں کا کرایہ ان کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ فی اونٹ ایک گنی پیشگی انھوں نے ہم سے وصول کرلی۔ مگر پھر بے فکر ہو کر بیٹھ رہے۔ ہمیں امروز فردا کرکے ٹالتے رہے۔ آخر ہم نے کوبی جا کہا۔ حرم شریف کے اندر اقرار بھی کیا۔ کہ فلاں روز تم کو روانہ کریں گے۔ مگر یہ سب کچھ غلط ثابت ہوا۔ مسافر لوگ بھی ناواقفیت کی وجہ سے ان کے قابو میں ہوتے ہیں۔ اور پھر ہمارے ملک والے کچھ ان کا ادب کرتے ہیں۔ تو بہت کچھ ان سے ڈرتے بھی ہیں۔ ان کو پیشگی دینے میں احتیاط کرنی چاہیئے۔ اور اگر روپیہ کافی ہو۔ تو ریل کے رستے سے حیفہ کو پھر واپس آیا جا سکتا ہے۔ اور حیفہ سے پورٹ سعید ہوتے ہوئے جہازیں جدہ کو آسکتے ہیں۔ ایسا ارادہ ہو تو حیفہ سے مدینہ طیبہ کو روانہ ہوتے وقت ریل کا واپسی ٹکٹ لے لینا چاہیئے۔ اس کی ہم نے خاص تحقیقات نہیں کی تھی۔ مگر سنا ہے۔ کہ کرایہ میں رعائت ہو جاتی ہے۔ اس تجویز کو اختیار کرنا ہو۔ تو اس بات کی تحقیقات ضرور کرلینی چاہیئے۔ کہ کیا ریل کے رستے واپس آکر جدہ تک کے جہاز مل جائیں گے۔ جو حج کے لئے وقت پر پہنچا دیں۔

آخر کار پورے پندرہ روز کے قیام کے بعد ہمیں اونٹ والے شہر سے اٹھا کر دروازہ عنبریہ کے باہر ایک مقام جو اسی کام کے لئے مخصوص ہے۔ اور ریلوے سٹیشن کے بالمقابل واقع ہے۔ دوپہر کے وقت لا کر چھوڑ گئے۔ اور خود یہ کہہ کر چلے گئے۔ کہ کل کو پہلی منزل پڑے نہ ہوگی۔ اس کو وہ لوگ تبریز کہتے ہیں۔ ہماری یہ بڑی خواہش تھی۔ کہ ہمیں اول ہی روز جائے سکونت سے چلکر پہلی منزل پر لے جایا جائے۔ اور مدینہ سے باہر ایک روز ہمیں نہ ڈالا جائے۔ مگر ہماری یہ آرزو پوری نہ ہوسکی۔ جو دقتیں اونٹوں کے ملنے میں واقع ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ معلم لوگوں کے بعض خاص جمالوں (اونٹ والوں) کے ساتھ تعلقات ہوتے ہیں۔ وہ ان کے ذریعہ ہی اپنے حجاج کو بھیجنا چاہتے ہیں۔ ان جمالوں کے اونٹ جنکی تعداد محدود ہوتی ہے۔ سفر پر گئے ہوئے ہوتے ہیں جب تک وہ واپس نہ آئیں۔ تو مسافر روانہ کسطرح ہوں۔ پھر یہ تبریز کا دستور محض اس غرض سے ہے۔ کہ اونٹوں کو ایک روز کا اور آرام مل جائے۔ اور مسافروں کو بھی ایک روز پیشتر اطمینان ہو جاتا ہے کہ اب کل ضرور چل پڑیں گے۔ اس اثناء میں معلم لوگ ان کو یہ کہکر ٹالتے رہتے ہیں۔ کہ ابھی قافلہ نہیں تیار ہوا۔ ابھی پروانہ راہداری نہیں ملا۔ وغیرہ وغیرہ۔ (باقی آئندہ)

ایک پیامی اور حق کا حامی

کہا میں نے اولوالعزم زمانہ کس کے حق میں ہے
کہ رغم حریفاں کامیابی کس سبق میں ہے
بتاؤ کونسا مہتاب افق اس شفق میں ہے
تجلیٰ دیتا دلوں کا قدرت رب الفلق میں ہے

تو وہ بولا بڑے مفسد بڑے ہی پر دغا تم ہو
کہ ابن مہدی موعود کے ایسے فدا تم ہو

کہا میں نے کہ محمود خلائق کون ہے آخر
علوم معرفت میں بحر رائق کون ہے آخر
کرم میں اتقا میں سب سے فائق کون ہے آخر
امیر سلسلہ بننے کے لائق کون ہے آخر

کیا لاہور کے مجنونوں نے کس کو منتخب ہو
تو وہ بولا کہ جاؤ جی۔ نہایت فتنہ جو تم ہو

کہا میں نے جو نور الدین نے پہلے وصیت کی۔
ازاں پس بار دوم کس کی ان لفظوں میں مدحت کی
لکھی تھی نام کس کے اسپرٹ مسند خلافت کی
کہ جس سے سامنے آجائے صورت ثانی قدرت کی

تو وہ بولا کہ تم مشرک پرستاران باطل ہو
روافض ہو۔ خوارج ہو۔ غرض یاران باطل ہو

کہا میں نے کہ وہ جو مصلح موعود آنا تھا
وہ نور الدین نے بھی تو یہی محمود مانا تھا
بشیر اول کے ساتھ اللہ نے مولود لانا تھا
اسی کو فضل عمر فضل عمر مسعود جانا تھا۔

تو وہ بولا کہ اتنی جلد پوری پیشگوئی ہو
یہ ہے منصوبہ بازی ہم نہ مانیں۔ خواہ کوئی ہو

کہا میں نے خلافت نے ترقی ہے جماعت کی۔
بتاؤ قادیاں مرکز کہ یہ منزل ہے رحمت کی
یہی ہم کو بتاتی ہے عبارت الوصیت کی
غرض ہر طرح پوری ہو رہی ہے حق کی حجت کی

مگر جب گالیاں دیتا گیا وہ اپنی عادت سے
تو ابن صاف اٹھا کہہ کر کیا اعراض اکمل نے

عل۔ اشتہار ۱۸ اپریل ۱۹۱۴ء ۔ عل۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔ جعلوا بما لم ینالوا۔ علہ۔ ان یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم۔ عل۔ دیکھو پیغام کہ حضرت میاں صاحب کو امیر قوم تسلیم کرتے ہیں۔ عل۔ ایسے ساتھ نفس ہو جو اس کے ساتھ آیا۔ (اشتہار ...)

دعوت الی الخیر

ہند میں تبلیغ اسلام

"مفتی صاحب کا خط"

بکلکتہ
رہبر صادق فاروق ثانی مہدینا و مرشدنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ
مولوی مبارک علی صاحب کے خط سے اچانک یہ بات معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی۔ کہ حضور نے خود ہی ایک مضمون لکھ کر اور مولوی صاحب سے بنگالی زبان میں ترجمہ کرا کر چھاپنے کے واسطے یہاں بھیجا ہے۔ اور اسطرح اس عاجز کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا ہے۔ میں آج اس پریس میں گیا تھا معلوم ہوا کہ مضمون چھپ گیا ہے۔ مگر ہنوز دفتری نے طیار نہیں کیا صاحب مطبع نے وعدہ کیا ہے۔ کہ چار روز تک تیار کرکے میرے مکان پر پہنچا دیں گے۔ تعداد دو ہزار ہے۔ فرمہ اشوا کر دو رسالے میں بنوالایا۔ ایک حضور کی خدمت میں برائے ملاحظہ ارسال ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مجھے بھیجا جائے۔ نیز اس کی تقسیم کے متعلق مناسب ہدایات دی جائیں۔ میرا خیال ہے کہ کلکتہ میں تقسیم کرنے کے علاوہ بنگال کے بڑے بڑے شہروں میں خود تقسیم کراؤں۔ یا بذریعہ ڈاک روانہ کردوں۔ جیسا حکم ہو۔ امید ہے کہ یہ بہت بابرکت ہوگا۔ آج جب میں پریس میں سے رسالے لیکر نکلا۔ اور ٹریم میں بیٹھا۔ تو اتفاقاً ٹریم میں صرف دو آدمی تھے۔ ایک یورپشین تھا وہ جلد اتر گیا۔ ایک دیسی، بلباس یوروپین تھے۔ میں نے خیال کیا۔ کہ کوئی بنگالی بابو ہے۔ رسالہ ان کے سامنے کیا۔ اور انگریزی میں کہا۔ ذرا پڑھئے تو اس رسالے کا نام کیا ہے۔ میں بنگالی نہیں جانتا۔ رسالہ تو انھوں نے ہاتھ میں لے لیا۔ اور بجائے بنگالی کے عربی پڑھنے لگے۔ معلوم ہوا کہ صاحب بہادر مسلمان ہیں۔ بنگالی نہیں جانتے۔ رسالہ کیا ہے۔ کہاں سے آیا ہے۔ کس نے لکھا ہے۔ یہی باتیں شروع ہوئیں۔ قادیان کے نام پر چونکے۔ بلکہ سختی سے کہنے لگے۔ تم مرزا کو نبی کہتے ہو۔ رسول کہتے ہو۔ خفگی سے بہت گھبرائے ہوئے بولنے لگے۔ مگر سمجھانے سے آہستہ آہستہ نرم ہوگئے۔ میں بھی ان کی خاطر ٹریم میں اپنی منزل سے بہت آگے نکل گیا۔ بالآخر فرمانے لگے۔ یہ تو بہت اعلیٰ خیال ہیں۔ جو آپ نے ظاہر فرمائے۔ میرا نام اور پتہ لکھ لیا۔ کہا مکان پر حاضر ہونگا۔ انشاء اللہ۔ یہ پہلا کام اس رسالہ کا ہے۔ کہ بغیر پڑھنے کے ایک صاحب جو ایسے خلاف تھے۔ صرف اس کو ہاتھ لگانے کی برکت سے اسقدر حسن ظن ہوئے۔

چونکہ میں ان سے باتیں کرتا ہوا اپنے مکان سے دور نکل گیا تھا لہذا واپس پیدل آیا۔ اتفاقاً چھتری ساتھ نہ تھی۔ یہاں کی دھوپ بہت سخت ہوتی ہے۔ طپش زیادہ نہیں۔ مگر کچھ زہریلا پن اس میں ہے۔ جیسا ایام برسات کی دھوپ۔ ایک بنگالی بابو جا رہے تھے۔ چھتری لگائے ہوئے۔ میں بھی ان کے ساتھ شامل ہوا۔ آہستہ آہستہ مذہبی گفتگو شروع ہوئی۔ اوتار نیا یک کلام پہنچا۔ اور انھوں نے ایک دکان پر کھڑے ہوکر میری نوٹ بک میں تحریری اقرار نامہ دربارہ صداقت نبوت محمد و احمد علیہما الصلوٰۃ والسلام والبرکات لکھا۔ اگر ان باتوں میں عاجز پھر دوسری طرف اپنے مکان سے آگے نکل گیا اور واپس لوٹا۔ ٹریم والے مسلمان صاحب ریل میں انسپکٹر ہیں اور چھتری والے بابو صاحب ڈاک منشی ہیں۔ نام شب کالی بنرجی ہے۔

ایک دن میں ایک ٹریم کے انتظار میں ایک کونے پر کھڑا تھا۔ وہاں ایک صاحب بہادر بھی آکھڑے ہوئے۔ بازار سے کچھ خرید کر لائے تھے۔ دونوں ہاتھوں میں بنڈل تھے۔ میں نے اسی کو ذریعہ گفتگو خیال کیا۔ آگے بڑھکر کہا۔ آپ ٹریم کے انتظار میں ہیں۔ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا۔ میں بھی ٹریم کے انتظار میں ہوں۔ آپکے پاس بوجھ بہت ہے۔ ایک بنڈل مجھے دیدیجئے یہ کہکر میں نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ وہ دینا نہیں چاہتے۔ میں پھر کہتا رہا ہوں۔ ایک کشمکش ہونے لگی۔ میں نے کہا۔ صاحب ایسی جگہ ہوں۔ یہ کلکتہ ہے۔ یہاں بدمعاش بہت ہیں۔ اور بڑے چالاک ہیں۔ ہر روز لوگوں کے مال دن دہاڑے چھینے جاتے ہیں۔ مگر آپ تشفی رکھیں۔ میں چور نہیں ہوں۔ مسیح موعود کا خادم ہوں۔ ان کی پاک صحبتوں میں بیٹھا ہوں۔ انسانی ہمدردی کے لحاظ سے آپکی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ صاحب بہادر کا ہاتھ ڈھیلا ہوا۔ بنڈل میں نے لے لیا۔ ٹریم آگیا۔ مگر وہ ان کا تھا میرا نہ تھا تاہم میں بھی اسمیں بیٹھ گیا۔ باصرار تمام میرا ٹکٹ بھی انھوں نے دیا۔ اور مسیح موعود پر گفتگو ہوتی رہی۔ ایڈریس لیا گیا اور آئندہ ملاقات کا وعدہ ہوا۔ نام گارڈن ہے کیمیٹ کا کام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ اسی قسم کے واقعات ہوتے رہتے ہیں حضور دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ احباب کلکتہ کی طرف سے السلام علیکم۔ (خادم مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ کلکتہ ۲ رمضان ۱۳۳۴)

قدرت ثانیہ سے مراد خلفاء ہے

جولائی کے تشحیذ میں اس مضمون پر نہایت سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور امر خلافت پر ایک الگ مضمون بھی ہے۔ ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر دفتر تشحیذ قادیان سے طلب کریں۔

فانوس خیال

یہ ماہوار ادبی رسالہ جس میں بہتر سے بہتر نثر و نظم مہیا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے۔ عبدالمجید خاں سالک بٹالوی کی ایڈیٹری میں پٹھانکوٹ سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ ہے۔ حجم ۴۸ صفحہ۔ احباب سے اس کی خریداری کی سفارش کی جاتی ہے۔

ختم نبوت کی حقیقت

النبوۃ فی خیر الامت کے بعد یہ صفحے کی کتاب مؤلفہ منشی عمرالدین صاحب شملوی الحق پریس نے چھاپی ہے اس کتاب میں حضرت مسیح موعود کی نبوت کو علماء و صوفیاء و سلف کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے۔ اور ان حدیثوں کے صحیح معنے بتائے ہیں جو مخالفین کی طرف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا بھی نبی نہ آنے کے بارے میں پیش کی جاتی ہیں۔ مسئلہ کفر بھی لکھا ہے۔ گو مزید اصلاح کی ضرورت ہے۔ قیمت ۲ر (دفتر اخبار الحق دہلی)

الخطبہ

منشی غلام رسول صاحب مینجر اخبار الفضل جو ایک جوان معاملہ فہم ہیں۔ بوجہ چند ضروریات شرعی نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ جو صاحب یہ تعلق پسند کریں۔ ان کے لئے مبارک موقعہ ہے۔ خط و کتابت بنام۔ م۔ ل۔ معرفت الفضل قادیان۔

تصحیح حمائل مجتبائی

مطبع مجتبائی دہلی میں ایک حمائل شریف ۱۳۳۲ھ میں چھپکر شائع ہوئی تھی جو نقل حمائل منشی ممتاز علی نزہت رقم کے مشہور ہوئی ہے۔ جس کی صحت کا یہ معیار رکھا گیا تھا۔ کہ یہ اس حمائل کی نقل ہے۔ جو قاسم الخیرات مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی صحت کردہ تھی اور اس کے لئے فی غلطی ایک اشرفی انعام رکھا گیا۔ ہم نے اپنی برآمد کردہ غلطیوں سے حمائل مجبر مدرسہ تصحیح شدہ کا مقابلہ کیا۔ تو کچھ قریب ایسی غلطیاں ہوئیں جو حمائل تازہ صحت شدہ میں درست ہوئی تھیں۔ ناظرین یہ اس حمائل کی صحت کا حال ہے جسکے متعلق اشرفی فی غلطی انعام کا وعدہ کیا گیا تھا اور خریداروں کے نام بھیجکر ہوئے کارڈ بھیجے گئے۔ یہ کہ صحت کا یہ مرتبہ دیکھکر خریدار دوڑ پڑیں۔ اب اس اشتہار کے شائع کرنیکا یہ منشاء ہے۔ کہ جسقدر اس مطبع سے حمائلیں نکلکر مسلمانوں کے پاس گئی ہونگی۔ انہوں نے انکو صحیح سمجھکر خرید ا ہوگا۔ اور اعلیٰ پایہ کی صحت کے خیال سے منگوایا ہوگا بعض ان پڑھ اور دیہات کے لوگ ایسے بھی ہونگے جو غلط اور صحیح میں فرق نہ کرکے غلط کو صحیح ہی سمجھتے ہونگے۔ اور یہ عند اللہ ایک خطا اور گناہ کی بات ہے آجکل رمضان